بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مناظرہ بنگال

## سنی دیوبندی مناظرہ کی روداد

منعقدہ ۱۲ جون ۱۹۹۴ء

مولانا محمد آل مصطفےٰ اکیبہاری

# سنّی دیوبندی مناظرہ کی روداد

منعقدہ ۱۲؍ جون ۱۹۹۴ء

بمقام:- بالیرپور، ڈاکخانہ شام پور، علاقہ رائے گنج (بنگال)

سنّی مناظر:- مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی

دیوبندی مناظر:- مولوی طاہر حسین گیاوی

پیشکش

مولانا محمد آل مصطفےٰ کٹیہاری

ناشر

سیّد ولی الدین رضوی

ڈائرکٹر رضا اکیڈمی، پٹنہ و بانی الجامعۃ الرضویہ، مغلپورہ، پٹنہ سیٹی

اور میرے بھائی ! انھوں نے یہ کہا کہ بریلی والوں کا عقیدہ ہے کہ جام کوثر نبی نہیں پلائیں گے۔ مولانا احمد رضا پلائیں گے ـــــ یہ جھوٹ ہے کہ نبی نہیں پلائیں گے، اور امام احمد رضا پلائیں گے۔ پتہ نہیں کس ایرے غیرے کی بات کی ہے ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں وہ ہمارے ذمہ دار علماء کی کتاب دکھائیں میں تو اُن کی کتاب دکھاتا ہوں۔ اُن کے گُرو کی۔ اُن کے پیشوا کی، اُن کے مقتدیٰ کی دکھاتا ہوں۔ اور یہ، یہاں وہاں سے پلٹا بازی کھاتے ہیں اور زبانی بات کرتے ہیں ـــــ ارے پڑھے لکھے ہوتے، تو کتاب کی بات کرتے۔ سُنی سُنائی بات نہیں کرتے۔ پتہ نہیں کہاں سے سُن لیا۔؟ کہیں سے قوّالی سُن لی ـ یا ـ ڈفلی کی آواز؟ آگیا مناظرہ کرنے کے لئے۔ کتاب لے کے آئے ہوتے۔ جیسے میں آیا ہوں۔ جو بات کہتا ہوں کتاب کی روشنی میں کہتا ہوں۔ کتاب دکھاتا ہوں کہ کتاب میں کیا لکھا ہے؟

اب اس کے بعد اور سُنو ! اب ان کی کتاب اور دیکھو ! میرے بھائی! یہ ان کا رسالہ ہے۔ "ہفت روزہ الجمعیۃ" دہلی ۱۵ فروری ۱۹۷۴ء صـ ۱۶ کالم ۲،

مسلمانو! پہلے ذرا یہ سن لو، یہ سمجھ لو۔ بوجھ لو کہ گوتم بدھ، رام، کرشن کنہیا پیغمبر نہیں تھا۔ پیغمبر حضرت آدم تھے، حضرت موسیٰ تھے، حضرت عیسیٰ تھے، گوتم بدھ کو ہم نبی نہیں مانتے، رام اور کرشن کو نبی نہیں مانتے ـــــ مگر ان کا دھرم یہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"دیوبند کے علماء کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ رام کرشن اور گوتم بدھ مسلمانوں کے لئے اتنے ہی مقدّس ہیں۔ جتنا کہ حضرت محمد ہیں۔"

توبہ توبہ استغفراللہ۔ معاذاللہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی اور رام، کرشن گوتم بدھ برابر ہونگے؟۔ ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ـــــ آگے لکھتے ہیں:



"انہوں نے کہا چونکہ قرآن میں تمام پیغمبروں کے نام نہیں دیئے گئے ہیں اس لئے یہ اغلب ہے کہ رام، کرشن وغیرہ بھی پیغمبر ہوں اور کم سے کم ان میں سے ایک یعنی گوتم بدھ تو ضرور پیغمبر ہیں۔"

یعنی نیپچوئی[1] نبی ہیں۔ یہ ہے ان کا دھرم کہ گوتم بدھ تو ضرور پیغمبر ہے۔ نیپچوئی نبی ہے۔ میرے بھائیو! یہ ہے ان کا دھرم۔

اور ان کا دھرم ابھی کیا دیکھے ہو۔ ابھی تو پیغمبر کی بات کر رہے تھے۔ آگے بڑھو۔ اپنے مولوی کے بارے میں لکھا ہے کہ "ظلی و مجازی خدا تھے" ـــ جیسے ہندوؤں کے ہاں ہے۔ کہ خدا رُوپ بدل کے آجاتا ہے۔ ایسے ہی ان کا دھرم ہے کہ خدا رُوپ بدل کے آگیا تھا۔ دیکھو کتاب ان کی۔ "شیخ الاسلام نمبر" مولانا حسین احمد کے مرنے کے بعد "الجمعیۃ" نے ان کی سوانح حیات پر مشتمل ایک نمبر نکالا ہے۔ اس میں لکھا ہے صـ ۵۹ کالم ۱

"تم نے کبھی اپنے خدا کو بھی اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے؟ کبھی خدا کو بھی اس کے عرش عظمت و جلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟ تم کبھی یہ تصوّر بھی کر سکے کہ رب العٰلمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کے تمہارے گھروں میں بھی آکر رہے گا؟ تم سے ہمکلام ہوگا؟ تمہاری خدمتیں کرے گا؟ نہیں ہرگز نہیں ـــ ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ کبھی ہوگا ـــ تو پھر کیا میں دیوانہ ہوں۔ مجذوب ہوں کہ بڑ ہانک رہا ہوں؟ نہیں بھائیو۔ یہ بات نہیں ہے۔ سڑی ہوں نہ سودائی۔ جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ ہے حق ہے مگر سمجھ کا ذرا سا پھیر ہے۔ حقیقت و مجاز کا فرق ہے محبت کا معاملہ ہے محبت میں اشاروں کنایوں سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔ محبت بے پردہ سچائی کو کبھی گوارہ نہیں کرتی۔ کچھ بند بند، ڈھکی ڈھکی، چھپی چھپی باتیں

---

[1] مقامی بولی میں بمعنی یقیناً

ابھی تو آپ ایک ہی کتاب میں پھنسے ہیں۔ آپ نکل نہیں سکتے۔ آپ کو معلوم تھا پہلے سے کہ یہ پرنٹر پریس کی غلطی ہے تو کیوں کہا تھا کہ جو خانصاحب لکھا ہے وہ حدیث کے اندر موجود ہے۔ پھر آپ پیچھے ہٹے۔ لیکن آج یہ طاہر حسین ہے جس کے چنگل سے نکل نہیں سکتے۔ ؎

مجھ سے وہ چھپ سکے بھلا ایسا کہاں کے ہیں

جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں

مولوی مطیع الرحمٰن صاحب پگڑی سنبھالو! چالیس سال سے چھپتا رہا۔ جب علمائے دیوبند نے پکڑا تو اپنی غلطی پریس پر تھوپ رہے ہو۔ یہ دیکھو "الملفوظ" ہے دیکھ لیجئے اقبال احمد مہتمم رضوی کتب خانہ بریلی نے چھاپا ہے" دیکھئے سوال اور یہ دیکھئے جواب۔ سوال کیا ہے صـــ پر جواب ہے "رب العزت تبارک وتعالیٰ نے چار روز میں آسمان" اب دیکھئے یہ وہی کتاب ہے اور اس کی دوسری طباعت ہے۔ مکتبہ کلیمی اہل سنت کانپور۔ یہ دیکھو! کہاں سے چھپا ہے؟ مکتبہ کلیمی اہلسنت کانپور۔ یہاں بھی کیا لکھا ہے۔ یہاں بھی دیکھ لیجئے صاف لکھا ہوا ہے اس کے صفحہ پر لکھا ہوا ہے "رب العزت تبارک وتعالیٰ نے چار دن میں آسمان اور دو دن میں زمین یکشنبہ تا چہارشنبہ آسمان، پنجشنبہ تا جمعہ زمین ——— یہ دو ہوا اور یہ دیکھو تیسرا نسخہ ہے۔ بجا دو تالی مولوی مطیع الرحمٰن کے نام پر ——— میں نے یہ عرض کیا تھا کہ خاں صاحب کے اوپر ہمالہ جیسا کفر کا پہاڑ کھڑا ہے اور یہ سارے رضاخانی مسلک کے مولوی کفر کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور نکل نہیں سکتے قیامت کی صبح تک۔ وہ قطعاً قرآن کو انہوں نے جھٹلایا اور دونوں چیزیں قرآنی بات کی انکاری ہیں۔

اب اے بھائیو! اب ایک تیسری چیز جس پر میں نے اعتراض کیا تھا۔



اور ہمارے مولوی مطیع الرحمٰن صاحب نے کتاب بھی دکھلیا۔ ہمارے لئے ہی فائدہ ہے۔ مولوی مطیع الرحمٰن صاحب آنکھیں کھول کر دیکھئے۔ یہ ہے "نغمۃ الروح" کہاں کی چھپی ہے یہ؟ دیکھ لیجئے۔ رضوی کتب خانہ صندل خاں بازار بریلی۔ دیکھئے اس کتاب کے اندر احمد رضا خاں صاحب کا مرتبہ بتایا گیا ہے۔ خانصاحب بریلوی کا کیا درجہ تھا؟ یہ دیکھئے۔ اس کا صـــ ہے کتاب کا نام "نغمۃ الروح" صندل خاں بازار بریلی۔

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے　　　جام کوثر کا پلا احمد رضا

قرآن نے کہا۔ اللہ نے کہا "انا اعطینٰك الكوثر" اے میرے محبوب! اے میرے پیارے نبی! حوض کوثر آپ کو عطا کیا ہے" ——— اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ قیامت کے روز حشر کے میدان میں پیارے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جام کوثر پلائیں گے۔ تم بریلویوں کا عقیدہ کیا ہے؟ احمد رضا خانصاحب جام کوثر پلائیں گے۔ اللہ کے پیارے رسول کے مقابلے پر احمد رضا خانصاحب کو جام کوثر دے دیا ہے۔ اور اتنا ہی نہیں۔ تم اخبار دکھاتے ہو "الجمعیۃ" اخبار ہے۔ مضمون کس کا لکھا ہوا ہے؟ وہ اپنے مسلک کا آدمی نہیں ہے ——— دوسرے اخباروں میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ مضمون نگار کی رائے سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس کے مضمون نگار کا نام لیا ہوتا ——— مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی ——— تم نے فراڈ کی راہ اپنایا ہے۔ اس سے بات ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہ ہے "نغمۃ الروح"۔ "نغمۃ الروح"۔ چھپی ہوئی کہاں کی ہے؟ بازار صندل خاں بریلی کی۔ یہ لکھتا رضاخانی کھلا ہوا ہے اردو کا شعر، معنی مطلب ہم بیان نہیں کریں گے کہ مطلب یہ ہے مطلب وہ ہے۔ سمجھ لو اس کا صـــ نمبر کیا ہے؟ لکھتا ہے رضاخانی کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا    تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

بتاؤ! بریلویوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کا خدا احمد رضا ہے۔ ان کا نبی جام کوثر پلانے والا احمد رضا ہے۔ ہم بحمد اللہ ساری دنیا کے اہل سنت، ساری دنیا کے مسلمان اپنا آخری پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ جام کوثر ان کے ہاتھ سے بٹیں گے۔ احمد رضا خاں کے ہاتھ سے نہیں بٹیں گے۔ میرے نبی کو اللہ نے کوثر دیا ہے۔ قرآن نے اعلان کیا ہے "انا اعطیناك الکوثر" رضا خانی کہتا ہے "جام کوثر کا پلا احمد رضا" بتاؤ! تمہارے مولوی نے اس کا تو بہ نامہ شائع کیا ہے تمہارے خانصاحب نے اس کے منہ میں لگام ڈالی ہے؟ جو رضا خانی بول رہا ہے تعریف میں۔ کبھی تم نے کہا ہے کہ ہم سے چوک ہو گئی ہے۔ یہاں بھی کہہ دو کاتب دیوبندی تھا۔ یہاں بھی کہہ دو پریس دیوبندی کا تھا۔ یہاں بھی سر جھکا لو۔ بریلویت کی کتنی غلطی ہے؟ ارے دن کے اُجالے میں طاہر حسین ننگا کرے گا۔ بحمد اللہ پڑھا لکھا طبقہ یہاں موجود ہے۔ تمہارا عقیدہ ہے:۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا    تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

احمد رضا کو خدا ماننے والو! تمہارا ایمان کہاں سلامت رہ گیا ہے؟۔
احمد رضا کو ساقی کوثر ماننے والو! تمہارا ایمان کہاں سلامت رہ گیا ہے؟۔
اسی لئے علمائے دیوبند کہا کرتے ہیں "کفر نہیں تو کم سے کم مکروہ تحریمی ہے ان کے پیچھے" کیونکہ ان کا ایمان سلامت نہیں رہ گیا ہے۔ یہ افترا کرتے ہیں۔ یہ قرآن کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ قرآن نے کہا دو دن میں اللہ نے آسمان پیدا کیا۔ احمد رضا خاں نے کہا چار دن میں پیدا کیا۔ قرآن نے حدیث نے کہا۔ چار دن میں زمین اور اس کے متعلقات بنائے۔ احمد رضا نے کہا دو دن میں۔



قرآن نے کہا حوض کوثر خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے اور وہی جام کوثر پلائیں گے مسلمانوں کو۔ اور یہ کہتے ہیں کوثر پلائیں گے احمد رضا خاں پلائیں گے۔ ——— ساری دنیا کا مسلمان جانتا ہے کہ ہمارا کلمہ ہے "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کوئی بھی مسلمان ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو خدا نہیں مان سکتا ——— اور رضا خانی بولتا ہے:۔

میرا اور تیرا خدا احمد رضا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

یہ کون سی کتاب ہے؟ ہاتھ میں لے کر دیکھو۔ یہ کتاب "نغمۃ الروح" ہے۔ کہاں کی چھپی ہوئی ہے؟ صندل خاں بازار بریلی۔ دیوبند کی چھپی ہوئی نہیں ہے ——— ایسے گندے عقیدے دیوبند سے سپلائی نہیں ہوا کرتے ہیں ——— ایسے گھنونے عقیدے دیوبندیوں کے ہوا نہیں کرتے۔ ہم تو سب کے عاشق و دیوانے ہیں۔ جان دے سکتے ہیں نبی پر۔ ہم فراڈی نہیں ہیں۔ ہم مکار نہیں ہیں۔ ہم دغا باز نہیں ہیں۔ ہم اوپر سے ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور نہیں ہیں یہ ہمارا طریقہ نہیں اس لئے ہمارا ایمان مکہ میں چلتا ہے۔ ہمارا ایمان مدینہ میں چلتا ہے۔ ہمارا ایمان نبی پاک کی بارگاہ میں چلتا ہے۔

آپ نے کہا اگر مگر کر کے سہی، خانصاحب نے خدا کا بیٹا مانا تو ہے بولو! خدا کا بیٹا ماننے والو! بتاؤ تمہارا ایمان کیسے سلامت رہے گا؟۔ بتاؤ

تمہارا قرآن پر کیسے ایمان ہے ؏
ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور ان کا اپنا نکل آیا ——— یہ دیکھئے

بھرم باقی رہ جائے ـــــ میرے مسلمان بھائیو! دیکھو ہم نے ان پر مسلسل سوالات کے انبار لگا دیئے ہیں۔ اور ان کی کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسلمان نہیں۔ ان سب کا جواب ان پر قرض رہ گیا ہے وہ ابھی تک ایک کا بھی بوجھ نہیں اتار سکے ہیں۔ میرے تمام سوالات ان کے سر پر مسلط ہیں۔ ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔

وہ کیا کر رہا ہے؟ بدلے میں "نغمۃ الروح" پڑھ رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں مولوی طاہر! مناظرہ کرنے آئے ہو تو کچھ پڑھ لکھ کے بھی آئے ہوتے؟ نغمۃ الروح کو آگ لگا کر جلا دو، نغمۃ الروح کے لکھنے والے پر جی چاہے لاحول پڑھو ـــ وہ ہمارا مقتدا نہیں ہے۔ وہ ہمارا کوئی پیشوا نہیں کہ ان کی بات ہمارے لئے حجّت ہو۔ ایسے ہمارے خلاف ہماری کوئی کتاب پیش کرو۔ میں صاف کہتا ہوں کہ نغمۃ الروح ہماری کتاب نہیں ہے ـــــ کمیٹی والو! یہ جو کتاب پیش کر رہا ہے یہ کتاب ہماری نہیں ہے۔ یہ جھوٹا ہے۔

اور جیسے ہم کہتے ہیں کہ وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ تم بھی کہہ دو کہ ـــ "براہین قاطعہ" ہماری کتاب نہیں ہے۔ اس میں آگ لگا دو۔ اس کے لکھنے والے پر لاحول پڑھو۔ تم بھی کہہ دو کہ "تحذیر الناس" ہماری نہیں۔ اس میں آگ لگا دو اور اس کے لکھنے والے کو جہنم رسید کرو ـــــ اللہ تم تو نہیں کہو گے۔ مگر یہ بات تمہارے ہی گھر کے ایک بھیدی نے بہت پہلے کہہ دی ہے۔ یہ دیکھو مولانا عامر عثمانی نے بہت پہلے ہی تمہارے اندر رہ کر تمہاری بات جان کر، تمہاری حقیقت بیان کر دی ہے۔ اور واضح کر دیا ہے۔ یہ ۱۹۷۲ء کے تجلّی دیوبند کا ڈاک نمبر ہے۔ اس کے صـ ۹۳ پر لکھتے ہیں:۔

"ہم اپنا دیانت دارانہ فرض سمجھتے ہیں کہ حق کو حق کہیں۔ اور حق یہی



ہے کہ متعدد علمائے دیوبند پر تضاد پسندی کا جو الزام (بریلویوں کی) اس کتاب (زلزلہ) میں دلیل و شہادت کے ساتھ عائد کیا گیا ہے وہ اٹل ہے۔"

اور آگے لکھتے ہیں:

علمائے دیوبند کے اس تضاد کا جواب کیا ہے؟ انصاف تو یہ ہے کہ اس سوال کا جواب مولانا منظور نعمانی یا مولانا محمد طیب صاحب کو دینا چاہئے مگر وہ کبھی نہ دیں گے کیونکہ جو اعتراض ایک ناقابل تردید صداقت کی حیثیت رکھتا ہو۔ اس کا جواب دیا بھی کیا جا سکتا ہے؟"

پھر صـ ۹۴ پر لکھتے ہیں:

"بات تلخ ہے مگر سو فیصدی درست کہ دیوبندی مکتب فکر کے خمیر میں بھی اندھی تقلید اور مسلکی تعصبات کی اچھی خاصی مقدار گندھی ہوئی ہے۔"

پھر صـ ۹۵ پر لکھتے ہیں:

"ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک ہی راہ ہے کہ تقویۃ الایمان اور فتاویٰ رشیدیہ اور فتاویٰ امدادیہ اور بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں کو چورا ہے پر رکھ کر آگ دے دی جائے۔ اور صاف اعلان کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔"

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

انہی کے مولوی نے مجبور ہو کر آخری راہ یہ بتائی ہے ـــــ بہر حال میرے بھائی! انہوں نے میرے ایک سوال کا بھی جواب نہیں دیا اور صفائی کے نام پر نغمۃ الروح کا نام لیا ـــــ میں کہتا ہوں ہماری کوئی کتاب دکھاؤ جو ہمارے اکابر نے لکھی ہو ـــــ نغمۃ الروح ہمارے کسی معتمد نے

حیات قائد کے مذہبی و روحانی پہلو پر منفرد کتاب
قائدِ اعظم
رحمۃ اللہ علیہ
کا
مسلک
تحریر و تحقیق
سید صابر حسین بخاری
بزمِ رضویہ
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے انکے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں

تحریر و تحقیق:

سید صابر حسین شاہ بخاری

بزمِ رضویہ رجسٹرڈ. لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝




اسلامی سلسلہ اشاعت نمبر ۴۳

| | | |
|---|---|---|
| کتاب | : | "قائداعظم (علیہ الرحمتہ) کا مسلک ؟" |
| مصنف | : | سید صابر حسین شاہ بخاری مد ظلہ العالی |
| موضوع | : | سیرت قائداعظم کے ایمان افروز پہلو کی دل آویز تحقیق |
| پروف ریڈنگ | : | محمد رفیق شیخ حنفی قادری، ایم اے (معاشیات) |
| اشاعت حاضرہ | : | کتابی صورت مع ترامیم و توضیحات (بزم رضویہ، لاہور) |
| باراول | : | ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ / ۲۵ دسمبر ۱۹۹۹ء |
| ضخامت | : | صفحات |
| تعداد | : | ایک ہزار (۱۰۰۰) |
| ہدیہ | : | روپے |





ناظم اعلیٰ محمد سلیم حنفی قادری رضوی جلالی

ملنے کا پتہ: بزم رضویہ (رجسٹرڈ) ۱۴/۳۷، داتا نگر بادامی باغ، لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۰۰۰

☆ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

☆ فیضان طیبہ لائبریری نزد نورانی مسجد عقب ایم بلاک وحدت کالونی لاہور ۵۴۶۰۰

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ؕ

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

یہ حقیقت آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہے کہ تحریک پاکستان میں علماء و مشائخ اہل سُنّت و جماعت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے من حیث الجماعت' قائد اعظم علیہ الرحمتہ کی سیاسی قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے' دو قومی نظریہ کی پاسداری کی اور نہایت کامیابی سے تحریک پاکستان کو ہمکنار کیا۔ لیکن کچھ لوگ اس حقیقت کو جھٹلاتے ہیں۔۔۔ دن کو "رات" بتاتے ہیں۔۔۔ باقاعدہ کتابوں کے حوالے سناتے ہیں۔۔۔ ان متنازعہ کتابوں کی تعداد تین چار ہی ہے.......... پھر ان کے لکھنے والے بھی غیر معروف شخصیات ہیں.......... علماء اہل سنت و جماعت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کسی بھی معتبر شخصیت نے ان متنازعہ کتابوں کی تصدیق و تائید نہیں کی۔۔۔ یہ ان کے غیر معروف مصنفین کا سراسر ذاتی موقف تھا۔۔۔ ان چند افراد کی شخصی رائے کو پوری جماعت کا متفقہ فیصلہ کہنا یقیناً الزام و افتراء و بہتان ہے۔

اگرچہ تحریک پاکستان میں دوسرے مکاتیب فکر کے گنتی کے بعض علماء نے بھی انفرادی طور پر حصہ لیا تھا لیکن ان کے اکابرین کی اکثریت آل انڈیا کانگریس کے زیر سایہ "متحدہ قومیت" (نظریہ وطنیت) کی حامی تھی' یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے۔

یہ ممکن ہے کہ کسی سُنّی عالم نے آل انڈیا مسلم لیگ یا قائد اعظم علیہ الرحمتہ کی حمایت نہ کی ہو لیکن ایسا کوئی سُنّی عالم ان شاء اللہ العزیز' ڈھونڈے سے نہ ملے گا جو آل انڈیا کانگریس کے زیر سایہ "متحدہ قومیت" کا کانگریسی ترجمان رہا ہو.......... ان چند متنازعہ' غیر معتبر کتب کے غیر معروف مصنفین نے اگر آل انڈیا مسلم لیگ یا قائد اعظم علیہ الرحمتہ کی حمایت نہیں کی.......... تو دوسری طرف آل انڈیا کانگریس اور گاندھی

کی بھی شاید مخالفت کی تھی۔ بہر کیف ان کی ذاتی آراء کو پوری جماعت کا متفقہ فیصلہ کہنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ یہ متنازعہ کتب چند اوراق پر مشتمل ہیں سوائے "تجانب اہل السنّہ" نامی کتاب کے جو قدرے ضخیم ہے۔۔۔ مخالفین اہل سُنّت اپنی سیاسی و گروہی برتری کے لیے اسی غیر معتبر کتاب کے عکس لے کر اور شائع کر کے یہ دعوی کرتے ہیں کہ :

> "علماء اہل سُنّت و جماعت (علیہم الرحمتہ) نے بھی قائد اعظم (علیہ الرحمتہ) کی مخالفت کر کے تحریک پاکستان کی راہ میں روڑے اٹکائے تھے۔"

غیر مقلد مولوی احسان الٰہی ظہیر آنجہانی نے "البریلویہ" میں...... غلام نبی امرتسری احراری نے اپنی یاداشتوں "تحریک کشمیر سے تحریک ختم نبوت تک" میں...... اور پروفیسر رفیع اللہ شہاب نے بھی اپنی کتاب "سیرت قائد اعظم" میں ایک دو مقامات پر اسی "تجانب اہل السنّہ" کے حوالے دے کر یہ غلط تاثر دینے کی ناکام کوشش کی ہے کہ :

> دارالعلوم دیوبند، مجلس احرار، خاکسار پارٹی، خدائی خدمت گاروں اور جماعت اسلامی کی طرح علماء اہل سُنّت و جماعت کی جانب سے بھی قائد اعظم علیہ الرحمتہ پر (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) کفر کے فتوے لگائے گئے تھے۔ (۱)

---

(۱) دیکھیے : رفیع اللہ شہاب، پروفیسر : "سیرت قائد اعظم" (مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۴ء) ص ۱۸، ۳۱۷

چودھری غلام نبی احراری : "تحریک کشمیر سے تحریک ختم نبوت تک" (طبع چہارم، ۱۹۹۸ء)

جامع و مرتب : ابو اسامہ کاظمی احراری، ص ۲۴۲

نوٹ : انہی پروفیسر رفیع اللہ شہاب کا ایک مضمون : درود شریف کی عبارت۔۔۔ علماء وضاحت فرمائیں" کے عنوان سے روزنامہ "نوائے وقت" (لاہور)۔ ۱۸ مارچ ۱۹۸۷ء میں شائع ہوا جس

اب تعصب کی عینک اتاریے، پڑھئے اور انصاف کیجئے:

اولاً:

"تجانب اہل السنہ" نہ تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کی تصنیف ہے...... نہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادگان، خلفاء و تلامذہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی نے اس کی تائید فرمائی...... نہ یہ مرکز اہل سنت بریلی شریف سے شائع ہوئی...... نہ پوری دنیائے اہل سنت واکابر اہل سنت وجماعت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس سے متفق ہیں۔

ثانیاً: "تجانب اہل السنہ" کے مصنف مولانا محمد طیب داناپوری نے نظریۂ پاکستان (دو قومی نظریہ) اور تحریک پاکستان کی مخالفت بالکل نہیں کی...... البتہ آل انڈیا مسلم لیگ یا اس کے بعض لیڈروں سے اختلاف کیا ہے اور یہ ان کا سراسر ذاتی موقف تھا۔۔۔ علمائے دیوبند کی طرح گاندھی یا آل انڈیا کانگریس کی حمایت بھی نہیں کی............ مثلاً آپ لکھتے ہیں:

---

میں مروج درود پاک کی مشہور و معروف عبارت پر اعتراض کیا گیا اور "وآلہٖ" کو غلط اضافہ بتایا گیا اور اس طرح آل رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سے قلبی عداوت کا اظہار کیا گیا۔۔۔ اس کا جواب، اسی صفحہ پر اخبار مذکور نے دیا۔۔۔ بعد ازیں مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب نے "درود شریف کی عبارت: تحقیقی جائزہ" کے عنوان سے تحقیقی جواب دیا جو روزنامہ "نوائے وقت" (لاہور) ۲۸ مارچ ۱۹۸۷ء میں شائع ہوا...... صاحبزادہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب، ملتان کی معلومات افزاء تحریر: "درود شریف پر اعتراض کا جواب" روزنامہ "نوائے وقت" (لاہور) یکم اپریل ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی...... ساجد علی سبحانی، ایم اے، مدرس جامعۃ المصطفےٰ لاہور کا بصیرت افروز مضمون: "درود شریف کی وضاحت" روزنامہ "نوائے وقت" (لاہور) ۱۹ اپریل ۱۹۸۷ء میں چھپا...... یہ چاروں تحریریں یکجا کر کے ماہنامہ "عرفات" لاہور جلد ۲۹ شمارہ پنجم بابت مئی ۱۹۸۷ء (ص ۹۔۲۳) پر شائع کی گئی تھیں۔ (ادارہ)

"آہ! کیسا غضب ہے 'دہریت کو اسلام بتا کر اس کی اشاعت کی جا رہی ہے...... حیف! کیسا ظلم ہے کہ انکار قرآن کو قرآنی تعلیم بتایا جا رہا ہے......
کیسا ستم ہے کہ بے دینی کا نام الدین القیم رکھا جاتا ہے...... انا للہ وانا الیہ راجعون' یہ ہے گاندھی کی غلامی...... یہ ہے احرار گاندھویہ کی امامی...... یہ ہے مسٹر کی ابوالکلامی...... وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ العلی العظیم"۔ (۲)

جب کہ اس کے بر عکس پورے مکتبہ دیوبند میں مولوی اشرفعلی تھانوی' مولوی شبیر احمد عثمانی اور مفتی محمد شفیع کراچوی کے محدود حلقے کے سوا تقریباً سارے علماء دیوبند گاندھی کے "مہاتمائی" چرنوں میں جا بیٹھے تھے اور آج تک اپنے کانگریسی موقف پر شدت سے ڈٹے ہوئے ہیں۔

ثالثاً:

جن سیاسی لیڈروں پر اس کتاب "تجانب اہل السنّۃ عن اہل الفتنہ" میں فتاوی ہیں ان پر مختلف ادوار گزرے ہیں۔۔۔ بعض پر حسب حال فتاوی ہیں۔۔۔ بعض پر ان کے سابقہ عقائد و نظریات کی بنا پر ہیں۔۔۔ اور ان لیڈروں کی فہرست میں متعدد ایسے افراد ہیں جن پر خود اکابر دیوبند کے فتاوی ہیں۔۔۔ اور کئی حضرات اس فہرست میں ایسے ہیں جن کے خود آپس میں ایک دوسرے پر فتاوی ہیں۔۔۔ (۳)

رابعاً: اہل سنت و جماعت کے جید علماء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس متنازعہ کتاب سے بارہا دفعہ اپنی برات کا اظہار فرما چکے ہیں مثلاً غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

---

(۲) محمد طیب داناپوری، مولانا: "تجانب اہل السنّۃ" (مطبوعہ لاہور) ص ۱۶۴
(۳) دیکھئے: محمد حسن علی رضوی 'مولانا: "برہان صداقت بر نجدی بطالت" (مطبوعہ لاہور)

"تجانب اہل السنہ" کسی غیر معروف شخص کی غیر معتبر تصنیف ہے جو ہمارے نزدیک قطعاً قابل اعتماد نہیں ہے۔ لہٰذا اہل سنت کے مسلمات میں اس کتاب کو شامل کرنا قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے اور اس کا کوئی حوالہ ہم پر حجت نہیں ہے سالہا سال سے یہ وضاحت اہل سنت کی طرف سے ہو چکی ہے کہ ہم اس کے کسی حوالہ کے ذمہ دار نہیں۔" (۴)

علامہ سید محمود احمد رضوی صدر دار العلوم حزب الاحناف' لاہور، رقم طراز ہیں:

"اتنی بات درست ہے کہ اس کتاب کے مولف مولوی محمد طیب داناپوری حزب الاحناف ہند کے فارغ التحصیل ہیں مگر انہوں نے اس کتاب میں جو لکھا ہے بریلوی مکتبہ فکر کے علماء نہ اس کے موید ہیں اور نہ اس کے تمام مندرجات کو صحیح و درست مانتے ہیں مگر اس کے باوجود "تجانب" کے حوالہ سے علماء بریلی کو بدنام کرنے کی سعی مذموم کی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ امر بھی قابل ذکر ہے اس کتاب پر حضرت والد قبلہ (علامہ ابو البرکات سید احمد شاہ قادری علیہ الرحمتہ) کی نہ تو تقریظ ہے اور نہ آپ نے کبھی اس کے مندرجات کی تائید و توثیق فرمائی ہے۔" (۵)

مولانا غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"تجانب اہل السنہ" میں جو کچھ انہوں نے لکھا وہ ان کے ذاتی خیالات تھے' اہل سنت کے پانچ ہزار علماء و مشائخ نے بنارس کانفرنس میں قرارداد قیام پاکستان منظور کر کے "تجانب اہل السُنّۃ" کے مندرجات کو عملاً رد کر دیا تھا۔ لہٰذا سیاسی نظریات میں ایک غیر معروف امام (مولانا طیب) اور غیر

---

(۴) محمد عبد الحکیم شرف قادری، مولانا: "امام احمد رضا بریلوی اپنوں اور غیروں کی نظر میں" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۵ء) ص ۳۱

(۵) سید محمود احمد رضوی، مولانا: "سیدی ابو البرکات" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۷۹ء) ص ۴۵۰

مستند شخص کے سیاسی نظریات کو سوادِ اعظم اہل سُنّت پر لاگو نہیں کیا جا سکتا، نہ یہ شخص ہمارے لیے حُجّت ہے اور نہ اس کے سیاسی افکار۔" ملخصاً۔(۶)

غیر مقلد مولوی احسان الٰہی ظہیر آنجہانی نے دعوٰے کیا کہ :

"ہم نے بریلویوں (اہل سُنّت و جماعت) کا جو عقیدہ بھی ذکر کیا ہے' وہ ان (اہل سُنّت و جماعت) کی معتبر اور معتمد کتابوں سے صفحہ اور جلد کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔" (۷)

اس کے جواب میں علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ :

"اور حال یہ ہے کہ "تجانب اہل سُنّت" "نغمۃ الروح" "باغ فردوس" اور "مدائح اعلٰی حضرت" وغیرہ قسم کی کتابوں کے جا بجا حوالے دیئے ہیں' یہ کہاں کی مستند اور معتبر کتابیں ہیں؟"۔ (۸)

جس طرح علماء اہل سنت نے "تجانب اہل السنۃ" اور اس کے مصنف مولانا محمد طیب دانا پوری کے سیاسی افکار و نظریات سے اپنی برأت کا کھل کر دو ٹوک اظہار کیا ہے، کیا علماء دیوبند اور دیگر کانگریس نواز پارٹیوں نے بھی اسی طرح اپنے کانگریس نواز اور گاندھوی علماء سے اپنی برأت کا اظہار کیا ہے؟

---

(۶) غلام رسول سعیدی، مولانا : "مقالات سعیدی" (مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۶ء) ص ۵۵۱
(۷) احسان الٰہی ظہیر، غیر مقلد، مولوی : "البریلویہ" ص ۱۱۲
(۸) محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ : "اندھیرے سے اجالے تک" (مطبوعہ لاہور) ص ۲۹
(ب) محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ : "البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ" ص ۵۱